حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

بیعت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرتا ہے

پیر کا بیعت یا کسی بھی موقع پر غیر عورتوں کو چھونا حرام ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 71 سائیڈ A 1987 - 06 - 28)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی ہیں حضرت عَمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اَپنا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو میں نے عرض کیا کہ اُبْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلِاُبَایِعْکَ جناب اَپنا دستِ مبارک دَاہنا یہ پھیلایئے میں بیعت کروں، میں بیعت ہوجاؤں۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اَپنا دستِ مبارک پھیلا دیا فَبَسَطَ یَمِیْنَہٗ . ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہوتی ہے یہ ایک طرح کا معاہدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے، ماضی میں جو کچھ کیا ہے اُس سے توبہ، آئندہ نہ کرنے کا وعدہ، آئندہ گناہ نہیں کروں گا اَور اِستغفار بھی کرتا رہوں گا، گناہ تو ہوتے رہتے ہیں پتہ بھی نہیں چلتا اِنسان کو۔ اَب اُنہوں نے کہا میں جناب کے دستِ مبارک پر بیعت کررہا ہوں تو آقائے نامدار ﷺ نے دستِ مبارک پھیلا دیے۔ اَور بیعت جو ہے وہ زبانی بھی ہو

سکتی ہے، ہاتھ پر ہاتھ نہ رکھیں اِس طرح بیعت ہو یہ بھی ہوسکتی ہے اَور غائبانہ بھی ہوسکتی ہے خط و کتابت کے ذریعہ، زبانی کہلانے کے جواب میں بھی ہوسکتی ہے۔

عورتوں کی بیعت کا طریقہ :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر ہوا ہوگا عورتوں کی بیعت کا کہ بیعت ہوا کرتی تھیں یا نہیں، ہوتی تھیں تو کس طرح سے ہوتی تھیں مردوں کا تو یہ دیکھنے میں آتا تھا کہ ہاتھ مس کرتے ہیں اَور جو رسول اللہ ﷺ وعدہ لیں وہ وعدہ کرتے ہیں یہ بیعت ہوگئی۔

''موت پر بیعت'' کا مطلب :

اَب حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو کے قریب صحابہ کرامؓ نے بیعت کی تو اُس میں کوئی لمبے کلمات تو نہیں تھے، آتے تھے آ کر بیعت کرتے تھے کہ میں جہاد میں ثابت قدم رہوں گا چاہے مرجاؤں پیچھے نہیں ہٹوں گا تو کوئی صحابی تو کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں، کوئی صحابی کہتے ہیں کہ بیعت علی الموت کی، ''بیعت علی الموت'' کا مطلب بھی یہی ہے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم ضرور مر ہی جائیں گے بلکہ اِس کا مطلب بھی یہی ہے کہ بھاگیں گے نہیں چاہے مرجائیں تو اُس میں صرف یہ کلمات تھے تو چودہ سو صحابہ کرام تھوڑی دیر ہی میں بیعت ہوگئے تفصیلی لمبے کلمات کی ضرورت نہیں ''میں نے بیعت کرلیا'' بس۔ بیعت ہونے والے کے جواب میں کہہ دے تو بھی بیعت ہوگئی لیکن جنابِ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک سے مس ہوجانا کسی کے ہاتھ کا، یہ تو بہت بڑا شرف ہے اَنمول ہے بہت بڑی بات ہے۔

عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ :

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورتیں کیسے بیعت ہوتی تھیں ؟ تو اُنہوں نے فرمایا اَور بقسم فرمایا کہ مَامَسَّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ [1] جنابِ رسول اللہ ﷺ

---

[1] بخاری شریف کتاب الطلاق رقم الحدیث ۵۲۸۸

کا دستِ مبارک کسی اجنبی عورت کے لیے بیعت کرنے کے واسطے بالکل کبھی نہیں چھوا۔ ہاں زبانی آپ بیعت فرماتے تھے کَانَ کَلَامًا۔

اُس کا طریقہ یہ تھا کہ آپ نے ایک مضمون اِرشاد فرمادیا سنادیا کہ ایسے ہے ایسے ہے ایسے ہے تم لوگ عہد کرو اَنْ لَّا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ زنا نہیں کریں گی چوری نہیں کریں گی وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَأْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ کسی پر بہتان تراشی نہیں کریں گی وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اچھی بات جو ہوگی اُس میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ تو یہ حکم دیا ہے اللہ نے کہ بیعت کرلو اور اللہ سے اُن کے واسطے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کی خطائیں معاف فرماتا رہے یا معاف فرمادے اِستغفار کرو اُن کے لیے۔

تو رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہی تھا اِس طرح کے کلمات فرمادیتے تھے کہ یہ نہیں کرنا یہ نہیں کرنا یہ نہیں کرنا اور یہ کرنا ہے پھر دَریافت فرمالیتے تھے اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِکُ [1] تم اِس عہد کو قبول کرتی ہو تم اِس عہد کی پابندی کرنے کا عہد کرتی ہو وہ کہہ دیتی تھیں کہ جی ہاں، یہ بیعت ہوئی لیکن دستِ مبارک سے کسی عورت کو چھوا ہو یہ نہیں ہوا کبھی بھی۔

پیر کا غیر عورتوں کو ہاتھ لگانا حرام ہے :

لٰہذا آج کے دَور میں اگر کوئی پیر آئے اُس کو عورتیں مس کریں وہ عورتوں کو مس کرے دونوں چیزیں حرام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا جن کے لیے ساری اُمت اَولاد ہے اور ساری اُمت کے لیے رسول اللہ ﷺ شفیق بھی ہیں والد بھی ہیں سب کچھ ہیں آپ نے نہیں کیا ایسا کام تو اَب اگر کوئی پیر بے پردگی پھیلاتا ہو وہ غلط ہے خلافِ شرع ہے بالکل حرام ہے تو ایسا پیر جو اِس طرح کرے وہ ہدایت کا ذریعہ نہیں بن سکتا کیونکہ وہ تو ایک نہایت غلط کام کی طرف دعوت دے رہا ہے، خود غلط کام میں مبتلاء ہے کہ وہ چھوڑ رہا ہے۔

---

[1] بخاری شریف کتاب التفسیر رقم الحدیث ۴۸۹۵

آپ کا دستِ مبارک بڑھانا اَور اِن کا کھینچنا، عرب کے چار دَانا :

بہر حال حضرت عمروا بن العاص رضی اللہ عنہ نے جب یہ دَرخواست کی تو آقائے نامدار ﷺ نے اَپنا دستِ مبارک پھیلا دیا۔ اَب کہتے ہیں حضرت عمروا بن العاصؓ فَقَبَضْتُ یَدِیْ کہ پھر میں نے اَپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اَب یہ بات بڑی عجیب تھی کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ تو اپنا دستِ مبارک اُنہیں بیعت ہونے کے لیے عنایت فرمارہے ہوں اَور وہ پیچھے ہٹ جائیں تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا مَالَكَ یَا عَمْرُو کیا بات ہے، عمرو کیا ہوا ! یہ تمہیں کیا ہوا ! تو تھے یہ بہت ہوشیار، بہت ہی زیادہ ہوشیار لوگوں میں اِن کا شمار تھا، چیدہ چیدہ عرب کے نامور سمجھدار لوگ جو گزرے ہیں اُن میں شمار ہے اِن کا، حضرت عمرو بن العاص ہیں حضرت معاویہ ہیں مغیرہ ابنِ شعبہ ہیں اَور قیس ہیں رضی اللہ عنہم یہ سب ''دُہاۃِ عرب'' میں گویا شمار ہوتے تھے بہت بڑے بڑے صاحبِ تدبیر بھی اَور بہادر بھی۔

گوریلہ جنگ کے ماہر :

حضرتِ مغیرہ ابنِ شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو کہتے تھے کہ اَگر کسی مکان میں بند کر کے سارے دَروازے بند کردیں اُس کے، تو بھی اپنے لیے وہ راستہ نکال لیں گے وہ گوریلہ لڑائی کے ماہر تھے بہادُر بھی تھے۔ تو یہ بھی اِسی طرح بہت ہوشیار بہت بر موقع ہر چیز سوچ سکنے والے۔

تو یہ عرض کرنے لگے اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ میں جو بیعت ہونا چاہتا تھا میرے ذہن میں یہ آیا کہ میں ایک شرط لگاؤں بیعت ہونے کے لیے تو آقائے نامدار ﷺ کی طبیعتِ مبارکہ میں شفقت، نرمی، حلم بہت زیادہ تھا برا نہیں مانے حالانکہ یہ حرکت ایسی کی کہ بیعت ہونے کو کہتے ہیں جب آپ نے دَستِ مبارک آگے بڑھایا تو اُنہوں نے پیچھے کھینچ لیا خفگی بھی ہوسکتی تھی مگر پوچھا کیا ہوا ہے تمہیں ! یہ کیا ہوا ! تو جواب میں یہ کہہ رہے ہیں میں چاہتا ہوں ایک شرط لگاؤں اِس پر بھی خفگی ہوسکتی تھی مگر دونوں دفعہ خفگی نہیں ہوئی بلکہ وہ نرمی شفقت محبت حلم جو نبی کا ظرف ہوتا ہے وہ قائم ہے بدستور تو دریافت فرمایا کہ تَشْتَرِطُ مَاذَا کیا شرط لگانی چاہتے ہو ؟ تو وہ کہنے لگے کہ قُلْتُ اَنْ یُّغْفِرَلِیْ

یا یُغْفَرَلِیْ میں یہ شرط لگانی چاہتا ہوں کہ میرے گناہ معاف کردیے جائیں گویا جناب میرے لیے ذمہ داری لے لیں کہ میرے گناہ معاف کردیے جائیں۔

تسلی بخش جواب، اہم نکتہ سمجھایا :

آقائے نامدار ﷺ نے اُن کو چند مسائل بتلائے قَالَ اَمَا عَلِمْتَ یَاعَمْرُو تمہیں یہ نہیں معلوم اے عمرو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَہٗ اِسلام جب کوئی قبول کرتا ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہوتا ہے سب ختم وَاَنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَھَا ہجرت جو کیا کرتے تھے اَور ہجرت فرض تھی تو ہجرت بھی ایسی ہی چیز تھی جو کچھ پہلے ہوا ہے اللہ معاف فرمائیں گے اَور یہ بھی فرمایا کہ اَنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَہٗ [1] آدمی اگر صحیح طرح ڈرتا ہوا تواضع کرتا ہوا اِستغفار کرتا ہوا حج کے اَرکان اَدا کرتا ہے گناہ سے بچتے ہوئے کرلیتا ہے تو جو اُس سے پہلے ہوئے ہیں گناہ وہ معاف ہوجاتے ہیں۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کی شرط لگائی جائے تو پھر یہ بیعت ہوگئے۔ آگے حدیث شریف میں سکوت ہے اَور شرف ہی کی چیز ذکر کی جارہی ہے۔ بعد میں آقائے نامدار ﷺ نے اِن کو بیعت کرلیا۔

لیکن سمجھداری کی بات ہے اَور سمجھداری دین میں بھی کام آتی ہے اَور سمجھداری سے کام کیا جائے تو بہت سا راستہ طے ہوجاتا ہے ایک دَم، دینی اِعتبار سے بھی اِسی طرح ہے جیسے دُنیاوی اِعتبار سے ہے کہ آدمی سوچتا رہتا ہے کہ مقصد کو پہنچنے کا قریبی راستہ قریبی تدبیر کیا ہوسکتی ہے اِسی طرح سے آخرت کا اَور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کا معاملہ بھی ہے کہ اِسلام نے تو بتلادی ہیں تمام چیزیں اَب اِن میں سے اِنتخاب کرنا اَور قریب تر راستہ ڈھونڈھنا یہ آپ کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا............

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۸